ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

اسلام اور یہودیت میں مذکور آخری مسیحا کے مشترکات

Commonalities of the last Messiah in Islam and Judaism

Ali Rizwan shahzad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
Email: alirizwanlhr@gmail.com
Dr. Hafiz Zahid Latif
Associate Professor, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
Email: hzlatif@gmail.com

Abstract:
Islam and Judaism trace back to a common ancestor HazratAbrahim (A.S)and that's why both called Abrahamic religion. The Muslim believe all the Prophets of Almighty Allah including the Prophets of Judaism such as HaratIshaq (A.S)and Moses HazratMosa (A.S). This paper investigate the concept of messianic figure, who will bring redemption and justice, is a shared theme in Islam and Judaism. This article explores the striking similarities between the Islamic eschatology and the Messiah in Jewish tradition. Through a comparative analysis of religious texts and scholarly interpretations, this study reveals the commonalities between these two figures, including their roles in ushering in an era of peace, their connection to divine guidance, and their ultimate triumph over evil. The article also examines the historical and theological contexts that have shaped these messianic beliefs, highlighting the cultural and religious exchange between Muslim and Jewish communities. By shedding light on these parallels, this research aims to foster greater understanding and dialogue between two significant religious traditions, promoting a deeper appreciation for their shared spiritual heritage.

Keywords: last savior, eschatology, justice, Islam and Judaism

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا[1] ترجمہ: دنیا امتحان کا گھر ہے تا کہ اللہ لوگوں پر ثابت کرے کہ کون اچھے اعمال کرتا ہے اور کون اس کی مخالفت پر اتر آتا ہے۔ اللہ نے ہمیں دنیا میں سب سے اعلی مخلوق بنا کر بھیجا، اس دنیا میں رہ کر ایک مدت تک کچھ تکلیفیں، مصیبتیں، درد و غم اور کچھ آزمائشوں سے گزر کر ہمیں اپنے رب کی طرف واپس لوٹنا ہے۔ امتحان صرف تکلیف یا مصیبت کی صورت میں ہی نہیں ہوتا بلکہ امتحان انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں ہوتا ہے۔ زندگی کا ہر پہلو امتحانات سے بھرا ہوا ہے۔ بیمار ہوں، صحت یاب ہوں، غمگین ہوں، خوش ہوں، تنگی آئے، فراخی آئے ہر حال میں پرکھتا ہے کہ یہ کامیاب ہو کر نامہء اعمال سیدھے ہاتھ میں لینے والے خوش نصیبوں میں شامل ہوتا ہے یا بائیں ہاتھ سے وصول کر کے بدبخت قرار پاتا ہے۔ رب کی اطاعت کرتا ہے یا شیطان کی پیروی کرتا ہے۔ ہر انسان کو زندگی میں کسی نہ کسی صورت میں آزمائشی دور سے گزرنا پڑتا ہے یہ آزمائش و مصیبت کبھی انفرادی ہوتی ہے اور کبھی اجتماعی ہوتی کہ جس سے پوری قوم کو آزمایا جاتا ہے۔ جب قوم کسی امتحان میں مبتلاء ہو جاتی ہے تو

وہ کسی ایسے شخص کی منتظر ہوتی ہے جو اس کو اس امتحان میں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ ایسے شخص کے لیے "مسیحا" کی اصطلاح مستعمل ہے۔ کرہء ارض پر پائی جانے والی ہر قوم کسی نہ کسی مذہب سے منسلک ہوتی ہے ہر مذہب کے اپنے اپنے اعتقادات ہوتے ہیں ہر شیء کے بارے میں ہر مذہب کا اپنا ایک الگ عقیدہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ کی ہستی کے بارے میں ہر مذہب کا عقیدہ جدا ہے الہامی کتب میں اللہ وحدہ لاشریک ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ مذاہب کے بنیادی عقائد میں تحریف ہوئی اور انہوں نے وحدہ لاشریک کے پیغام کی نافرمانی کی، اللہ کے لیے اولاد کو ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی، انبیاء کی تعلیمات کو بھلا دیا یا تبدیل کر دیا ان سب کے باوجود عقیدہ اپنی جگہ بر قرار رہا اور وہ آخری مسیحا کا عقیدہ ہے جو لوگوں کو آزمائشوں سے نکال دے گا۔ دنیا کے ہر مذہب میں آنے والے مسیحا کا تصور کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے۔

مسیحا کا معنی و مفہوم:

ہمارے ہاں عام طور پر جب مسیح کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے ذہن میں حضرت عیسی علیہ السلام کا تصور آجاتا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے جو معجزات عطا فرمائے تھے ان میں اندھوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرنا اور اللہ کے حکم سے بینائی کامل جانا، برص والے مریض کو چھو کر صحت یاب کرنا یہاں تک کہ مردہ کو زندہ کرنا بھی ان کے معجزات میں شامل ہیں۔

فرمان الہی: وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ[2]

اسی وجہ سے بچانے اور نئی زندگی عطا کرنے والے کے لیے مسیحا کا لفظ بولا جاتا ہے خاص طور پر ڈاکٹرز کے لیے لفظ مسیحا بہت مستعمل ہے لیکن یہاں لفظ مسیحا کا لفظ استعمال کرتے وقت کوئی بھی مذہبی نظریہ پیش نظر نہیں ہوتا۔ مسیحا "مسح" سے مشتق ہے جس کے معنی ہاتھ پھیرنا، وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ[3] اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو۔ یعنی وضو کرتے ہوئے تر ہاتھ کو سر پر پھیرنا اسی طرح عیسی علیہ السلام بھی ہاتھ پھیر کر بیماروں کو شفایاب فرماتے تھے۔ مسیحا حضرت عیسی کا لقب ہے اس کے علاوہ مددگار، ہمدرد، بہترین تعلق ساز اور مخلص کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اگر ادیان میں دیکھا جائے تو مسیحا اس کو کہتے ہیں جو انسانوں کو مصیبتوں سے نجات دلائے گا، دنیا میں موجود زندہ ادیان کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام ادیان تاریخ کے اختتام پر ایک مسیحا کے منتظر ہیں جو آکر دنیا سے ظلم کو ختم کر دے گا اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

اسلام میں مسیحا کا تصور:

جب بھی انسان کسی مصیبت میں ہوتا ہے تو کسی ایسے شخص کا منتظر دکھائی دیتا ہے جو اس کو نجات دلائے اور اس کو امن و سکون والی زندگی کی طرف لے جائے، موجودہ حالات کے پیشِ نظر ہر شخص ہی پریشان ہے کہ بالآخر یہ چل کیا رہا ہے اور دن بدن مسائل میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ہر انسان مضطرب ہے اور اسی تلاش میں ہے کہ کوئی مسیحا آئے اور ان کی مصیبتوں کو دور کرے۔ مسیحا دینی روایات میں ایک ایسی ہستی ہے جو انسان تو گا مگر خدا کی طرف سے ایسی طاقت اس کو عطاء کی جائے گی جس کا انحصار اسباب پر نہیں بلکہ الہامی طاقت پر ہو گا۔ اسلام میں مسیحا کا تصور پایا جاتا ہے اور آخری مسیحا کا تصور ایمان کے تقاضوں میں سے ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اور حقائق کی ترجمانی کرتا ہے۔ اسلام ایسا دین ہے جس کی تعلیماتِ وحی میں وقت گزرنے سے بھی کسی قسم کا تغیر ممکن نہیں ہو سکا۔ اس لیے مسیحا کا جو تصور اسلام نے دیا وہ لوگوں کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

اسلام میں اس مسیحا کی صفات اور اس کی آمد کے وقت کے حالات کا تذکرہ ملتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس مسیحا کی آمد کے بعد کے حالات و واقعات بھی نصوص میں مذکور ہیں۔ اسلام میں جس مسیحا کا تذکرہ ہے وہ لوگوں کو تکالیف سے نجات دلائے گا اور اس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جب اس مسیحا کا ظہور ہو گا تو حق و باطل مکمل طور پر الگ الگ ہو جائیں گے۔ مذہب نے جھوٹے مسیحاؤں سے بھی آگاہ کیا جو مذہب کے پیروکاروں کے ان جذبات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے لوگوں کو دعوت دیں گے اور ان کے ایمان کو بگاڑ دیں گے۔ اسلام میں یہ تصور بھی موجود ہے کہ قیامت کے نزدیک ایک مسیح دجال آئے گا جو مافوق العادات کام کرے گا اور لوگ اس کے فریب کا شکار ہو کر اس کو مسیح مان لیں گے، جبکہ اسلام نے اس کی نشانیاں بھی بتلائی ہیں تاکہ مسلمان اس کے فریب سے بچ سکیں۔ اسی کے ساتھ اسلام نے دنیا کے آخری اور حقیقی مسیحا کا بھی خوب تذکرہ کیا اور خصائص کو ذکر کیا ہے۔

اسلام کے مسیحا (حضرت عیسیٰؑ) کے خصائص:

دینِ اسلام دینِ فطرت ہے اسلام میں جس مسیحا کا تذکرہ ملتا ہے ان کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے جن کو نبوت نبی کریم ﷺ سے پہلے ملی اور اللہ نے ان کو اپنی طرف اُٹھا لیا، اب قیامت کے نزدیک ان کا دوبارہ نزول ہو گا۔ حضرت عیسیٰؑ کا نزول بطور نبی نہیں بلکہ بطور خلیفہ کے ہو گا اور دین محمدی ﷺ کی پیروی کریں گے۔ جس وقت ان کا نزول ہو گا اس وقت دنیا میں ظلم و جبر عام ہو گا۔ غربت و افلاس کو دور دورہ ہو گا۔ وہ آکر نادار لوگوں کی مدد کریں گے، ظلم کے ستائے لوگوں کو انصاف فراہم کریں وہ غیبی اوصاف کی مدد سے لوگوں میں عدل کریں۔ اس فتنہ کو ختم کریں گے جس کی خوفناکی اور آزمائش سے ہر نبی نے اپنی امت کو مطلع کیا۔ وہ سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو قتل کر کے دنیا میں ایسا امن و سکون قائم کریں گے کہ لوگ جنگی ہتھیاروں کو بطور ایندھن استعمال کر کے جنگی مہارت کو سیکھنا چھوڑ دیں گے کیونکہ ان کے دور میں بغض و حسد اور برتری حاصل کرنے کا جذبہ ختم ہو جائے گا۔ ان کے زمانہ میں سب لوگ ایک خدا کی عبادت کریں گے۔ پوری دنیا کا ایک ہی دین ہو گا یعنی دین اسلام۔ ان کے دور میں لوگ آپس میں مل جل کر رہیں گے۔ یہاں تک کہ جانور بھی ایک ساتھ رہیں گے، بھیڑیا اور بھیڑ ایک جگہ بیٹھیں گے، شیر اور گائے ایک ساتھ بھوسا کھائیں گے، تمام زہریلے جانوروں کا زہر ختم ہو جائے گا حتی کہ کوئی بچہ اگر سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا تو وہ سانپ اس کو کچھ نہیں کہے گا۔

مسیحا سے متعلق نصوص قرآنی:

حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کا ذکر قرآن و احادیث میں موجود ہے۔ وَّ قَوۡلِہِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِیۡحَ عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ۚ- وَ مَا قَتَلُوۡہُ وَ مَا صَلَبُوۡہُ وَ لٰکِنۡ شُبِّہَ لَہُمۡ- وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوۡہُ یَقِیۡنًا[4]

ترجمہ: اور ان (یہود) کا قول کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم جو اللہ کے رسول ہیں کو شہید کر دیا ہے حالانکہ انہوں نے نا قتل کیا ہے اور نا سولی دی ہے بلکہ ان کے لیے معاملہ مشتبہ ہو گیا۔ اور بے شک یہود اختلاف کر رہے ہیں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں، اس معاملہ میں وہ شک میں مبتلاء ہیں، اس سے متعلقہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں سوائے گمان کے، اور یقینی بات ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا۔

بَلۡ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیۡہِ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا[5] ترجمہ: اللہ نے ان کو اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ غالب، حکمت والا ہے۔

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔ جبکہ ذیل کی آیت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ نزول ہو گا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

و اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖقَبْلَمَوْتِهٖوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا[6] ترجمہ: اور اہل کتاب (حضرت عیسیٰؑ) پر ضرور ایمان لائیں گے ان کی موت سے پہلے، اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ ان پر گواہ ہوں گے۔

اس آیت سے یہ بات عیاں ہے کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ نزول ہو گا پھر ہی اہل کتاب ان پر ایمان لاسکیں گے کیونکہ پہلے اہل کتاب نے حضرت عیسیٰ کے ساتھ جو رویہ رکھا تھا وہ قرآن نے پہلے ہی ذکر فرمادیا۔ اس آیت پر عمل اسی وقت ممکن ہے جب حضرت عیسیٰؑ دوبارہ تشریف لائیں گے۔

نزول عیسیٰؑ سے متعلق آحادیث مبارکہ:

عن ابي هريرة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويفيض المال، حتى لا يقبله احد "[7]

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضے میں میری جان ہے عن قریب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے بطور حاکم عادل کے وہ صلیب کو توڑیں گے، سور کو مار ڈالیں گے، جزیہ کو موقوف کر دیں گے، اور مال کی اتنی فراوانی ہو گی کہ کوئی لینے والا نہیں ہو گا، اس وقت ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہو گا۔

عن ابي هريرة ,عن النبي صلى الله عليه وسلم , قال:" لا تقوم الساعة , حتى ينزل عيسى ابن مريم حكما مقسطا , وإماما عدلا , فيكسر الصليب , ويقتل الخنزير , ويضع الجزية , ويفيض المال حتى لا يقبله احد[8]

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم ایک انصاف کرنے والے حاکم اور عدل کرنے والے امام بن کر نازل نہیں ہو جاتے، وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو گا کہ وصول کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

عن ابي هريرة ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم":الا إن عيسى ابن مريم ليس بيني وبينه نبي ولا رسول، الا إنه خليفتي من بعدي يقتل الدجال ويكسر الصليب ويضع الجزية وتضع الحرب اوزارها، الا من ادركه منكم، فليقرا عليه السلام[9]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو کہ میرے اور عیسیٰ بن مریمؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں مگر میرے بعد میری امت کے خلیفہ ہوں گے وہ دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے جزیہ ختم کر دیں گے، لڑائی کے اوزار ختم کر دیں گے، سنو! اگر تم میں سے کوئی ان کو پالے تو میرا سلام کہنا۔

عن ابي هريرة ، انه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " والله لينزلن ابن مريم حكما عادلا، فليكسرن الصليب، وليقتلن الخنزير، وليضعن الجزية، ولتتركن القلاص فلا يسعى عليها، ولتذهبن الشحناء، والتباغض، والتحاسد، وليدعون إلى المال، فلا يقبله احد[10]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قسم نے کھائی اور فرمایا یقینا نزدیک ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہو گا بطور انصاف کرنے والا حاکم، سور قتل کریں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا اور

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

ان سے کام نہیں لیا جائے گا، لوگوں کے دلوں سے باہمی حسد و بغض ختم ہو جائے گا، لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائے گا لیکن کوئی مال قبول نہیں کرے گا۔

عن ابي هريرة ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"يوشك من عاش منكم ان يرى عيسى ابن مريم إماما حكما عدلا، فيضع الجزية، ويكسر الصليب، ويقتل الخنزير، وتضع الحرب اوزارها[11]

ترجمہ: قریب ہے کہ تم میں سے جو زیادہ جئے وہ حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا بطور امام حاکم وعادل کے، جزیہ ختم کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جنگ کے اوزار کو ختم کر دیں گے۔

اخبرني سعيد بن المسيب، سمع ابا هريرة رضي الله عنه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال:" لا تقوم الساعة حتى ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويفيض المال حتى لا يقبله احد[12]

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ ابن مریم تم میں نازل نہ ہو جائیں بطور عادل حکمران، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، مال اتنا عام ہو جائے گا کہ اس کی طلب ہی نہ ہو گی۔

عن ابن المسيب ، انه سمع ابا هريرة ، يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " والذي نفسي بيده، ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم عليه السلام حكما مقسطا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويفيض المال، حتى لا يقبله احد[13]

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ ابن مریم تم میں نازل نہ ہو جائیں بطور عادل حکمران، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، مال اتنا عام ہو جائے گا کہ اس کی طلب ہی نہ ہو گی۔

عن ابن المسيب، انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه، يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويفيض المال حتى لا يقبله احد[14]

ترجمہ: رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا یقیناً تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، وہ امامِ ہادی اور عادل حکمران ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو گا کہ کوئی قبول نہیں کرے گا۔

عن ابي هريرة، ان النبي صلى الله عليه وسلم قال:" ليس بيني وبينه نبي يعني عيسى، وإنه نازل فإذا رايتموه فاعرفوه رجل مربوع إلى الحمرة والبياض بين ممصرتين كان راسه يقطر، وإن لم يصبه بلل، فيقاتل الناس على الإسلام فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويهلك الله في زمانه الملل كلها إلا الإسلام ويهلك المسيح الدجال، فيمكث في الارض اربعين سنة ثم يتوفى فيصلي عليه المسلمون[15]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے اور ابن مریم کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ جب تم ابنِ مریم کو دیکھو گے تو پہچان لو گے وہ متوسط قامت والے، رنگ سرخ و سفید ہو گا، ہلکے زرد رنگ میں ملبوس ہوں گے۔ ایسے لگ رہا ہو گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو، حالانکہ گیلا پن نہیں ہو گا۔ وہ اسلام کی خاطر لوگوں سے قتال کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، سور کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ ان کے زمانے میں اللہ دیگر مذاہب کو ختم کر دے گا، وہ دجال کو قتل کریں گے، زمین میں چالیس سال تک رہیں گے، پھر ان کی وفات ہو گی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

ان کے علاوہ متعدد احادیث ہیں جن میں آخری مسیحا اور اس وقت کے حالات کا تذکرہ ملتا ہے اگر ان سب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو اس کی منظر کشی ایسے کی جاسکتی ہے۔ قربِ قیامت دجال شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا اور زمین میں فتنہ وفساد برپا کردے گا دجال کی آمد سے تین سال پہلے قحط ہو گا، دجال کے ساتھ بادل ہوں گے جس علاقے کے لوگ اس پر ایمان لائیں گے ان پر بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو زمین غلہ اگائے گی ،جانور خوب دودھ دیں گے۔ جو قوم اس کی بات نہیں مانے گی اس پر قحط والی صورت برقرار رہے گی۔ دجال غیر آباد زمین کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کو حکم دے گا تو وہ اپنے خزانے نکال دے گی۔ دجال ایک جوان کو قتل کردے گا اور پھر اس کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اسی دوران حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو گا، وہ زرد رنگ میں ملبوس دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کی جامع مسجد میں اتریں گے اور حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے پھر نماز سے فراغت کے بعد دجال کا رخ کریں گے۔ حضرت عیسیٰؑ کی خوشبو اور نظر جہاں تک جائے گی وہاں تک کوئی کافر زندہ نہیں رہے گا، اور مقامِ لُدّ پر دجّال کو قتل کر دیں۔ پھر مومنین کی طرف متوجہ ہو کر ان کو آخرت کی بشارت دے رہے ہوں گے تو اسی دوران اللہ یاجوج ماجوج کو آزاد کر دے گا۔ اللہ حضرت عیسیٰؑ سے فرمائے گا کہ ان سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں میرے ان بندوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جاؤ۔ یاجوج ماجوج جہاں جہاں جائیں گے سب کچھ ختم کر دیں گے۔ حتیٰ کہ ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبرستان سے گزرے گی تو پانی پی جائے گی جب ان کی آخری جماعت وہاں سے گزرے گی تو وہ کہے گی یہاں تو کبھی پانی تھا ہی نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مومنین اللہ سے دعا کریں گے جس کے نتیجے میں یاجوج ماجوج کی گرون میں ایک پھوڑا نکلے گا اور وہ مر جائیں گے۔ پھر مومنین دعا کریں گے تو اللہ لمبی گردن والے پرندے بھیجے گا وہ ان کو اٹھا کر جہاں اللہ کا حکم ہو گا لے جائیں گے۔ اللہ زمین پر بارش برسا کر زمین بالکل صاف ستھری ہو جائے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی کریں گے اور زمین پر سکون و برکات ہوں گی پھر کچھ عرصہ بعد اللہ ایک ہوا چلائے گا جس سے مومنین کی روح قبض ہو جائے گی، صرف برے لوگ بچ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہو گی۔

یہود کی کتب میں آخری مسیحا سے متعلق تعلیمات:

یہود میں مسیحا کا تصور (ماشح):

ماشح ایک عبرانی لفظ ہے جو مسیحا کے لیے بولا جاتا ہے۔ مسیحا سے مراد بچانے والا، نجات دہندہ۔ عبرانی میں ماشح کا اصل مطلب ہے راج تلک کرنا سر میں تیل ڈالنا، یہ ایک رسم تھی جس میں تاج پوشی کے لیے سر میں تیل ڈال کر غسل دیا جاتا تھا۔ عبرانی بائبل میں ماشح کا خطاب ایک نیک اور عظیم شخصیت کو دیا جاتا تھا، جیسا کہ کسی بہترین یہودی عالم کے لیے ماشح ستعمال کیا جاتا تھا۔ جبکہ تالمودی ادب میں ماشح کا خطاب یہود کے اس لیڈر کے لیے محفوظ رکھا گیا جو آخری وقتوں میں آئے گا اور اسرائیل کو ترقی دے گا۔

مسیحا(ماشح) کی خصوصیات :

ماشح حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے ہو گا خداوند اس کو خاص حکمت و دانائی عطاء فرمائے گا جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے درمیان عدل قائم کر کے دنیا کو اتنا پرامن بنا دے گا کہ لوگ ہتھیاروں کو جنگ کی بجائے دوسرے مفید کاموں میں استعمال کریں گے جیسا کہ تلواروں اور نیزوں کو کھیتی باڑی وغیرہ میں کام لائیں گے۔ اللہ اس کو بہت زیادہ طاقت دے گا جس کی وجہ سے وہ اس دنیا پر بادشاہی کرے گا۔ خداوند اس پر حکمت و دانائی کے دروازے کھول دے گا اور اس کو اپنی ایسی معرفت دے گا کہ جس کی وجہ سے وہ حقائق کو جاننے کے بعد ہی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا محض

ظاہر کو دیکھ کر فیصلہ نہیں دے گا۔ وہ مسکینوں اور انصاف کے متلاشی لوگوں کے لیے خوشی کی نوید ثابت ہو گا لیکن شریر لوگ اس سے نا بچ پائیں گے یا تو شریر لوگ بھی سدھر جائیں گے یا پھر اپنے کرتوں کی وجہ سے انجام ہو پہنچیں گے۔ مسیحا کے دور میں انسان میں موجود ہر بری چیز کو ختم کر دیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے سے حسد اور بغض بھی نہ رکھیں گے۔ انسان تو انسان آخری مسیحا کے دور میں جانوروں کے اطوار بھی مکمل طور بدل جائیں وہ بھیڑیا جو ہر وقت بھیڑ کے شکار کی آس میں ہو تا تھا وہ اسی بھیڑ کے ساتھ رہے گا لیکن اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ یہاں ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ اگر بھیڑیا بھیڑ نہیں کھائے گا تو زندہ کیسے رہے گا تو اس کا جواب انہیں آیات میں ہے کہ وہ گھاس وغیرہ کھائے گا جیسا کہ شیر کے بارے میں ہے کہ وہ گائے کے ساتھ بھوسا کھائے گا۔ کسی بھی طرح کا موذی جانور اپنے زہر سے کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ وہ دور امن وسلامتی والا ہو گا۔ زہریلے جانوروں کا زہر ختم ہو جائے گا یہاں تک کہ اگر کوئی بچہ سانپ کے منہ میں بھی ہاتھ ڈالے گا تو سانپ اس کو نقصان نہیں دے گا۔

یہود کے ایک عظیم فلاسفر مائیمونیڈس کے مطابق یہود کے ایمانی اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ آخر وقت میں یہود کا ایک ایسا لیڈر آئے گا جو یروشلم کے ٹیمپل کو دوبارہ سے تعمیر کرے گا اور پوری دنیا کے یہود کو اسرائیل کی سرزمین پر دوبارہ جمع کرے گا۔ اقوامِ عالم ان کو پہچان لیں گی کہ وہ (ماشح) دنیا کے راہنماء ہیں، ان کا دور پُر امن ہو گا، کوئی جنگ وجدال نہیں ہو گا۔ تمام انسانیت ایک خدا کی عبادت کرے گی۔ آخری مسیحا کے دور میں یہودی قوم اپنی مقدس کتاب کے رازوں پر خوب مہارت حاصل کرلے گی۔

یہودی کتب میں مسیحا کا تذکرہ:

یرمیاہ میں لکھا ہے خدا کہتا ہے کہ وہ دن آنے والے ہیں جب میں آل داوؑد سے ایک ایسے بادشاہ کو پروان چڑھاوٴں گا جو دانشمندانہ حکمرانی کرے گا، اور وہ زمین میں انصاف اور درست کام کرے گا[16]۔ یسعیاہ میں ہے پھر کبھی تیرے ملک میں ظلم کا تذکرہ نا ہو گا اور نہ تیری حدود کے اندر خرابی یا بربادی کا تذکرہ ہو گا بلکہ تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور اپنے دروازوں کا نام حمد رکھے گی[17]۔ یسعیاہ میں مذکور ہے کہ یسّی (حضرت داوٴد کے والد صاحب کا نام ہے) کے تنے سے ایک کونپل نکلے گی اور اس کی جڑوں سے ایک مضبوط شاخ پیدا ہو گی۔ اور خداوند کی روح اس پر رکے گی، حکمت اور دانائی کی روح، بھلائی اور قدرت کی روح، معرفت اور خدا کے خوف کی روح۔ اور اس کی خوشی خدا کے خوف میں ہو گی اور نہ وہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف کرے گا اور نہ اپنے کانوں کے سننے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ بلکہ وہ دیانت سے مسکینوں کا انصاف کرے گا اور عدل سے زمین کے باشندوں کا فیصلہ کرے گا اور اپنی زبان کلے عصا کو مارے گا اور اپنے ہونٹوں کے دم سے شریروں کو تباہ کر ڈالے گا۔ اور اس کے کمر کا پیچ دیانت داری ہو گی اور اس کے پہلو پر حق گوئی کا پٹکا ہو گا۔ پس بھیڑیا بھیڑ کے ساتھ رہے گا اور چیتا بکری کے بچے کے ساتھ، بچھڑا، شیر کا بچہ اور پالتو جانور مل جل کر رہیں گے اور ننھا بچہ ان کو لے کر چلے گا۔ گائے اور ریچھنی مل کر چریں گیں، ان کے بچے ایک ساتھ بیٹھیں گے اور شیر، بیل کی طرح بھوسا کھائیں گے۔ اور شیر خوار بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا اور سانپ کے بل میں ہاتھ ڈال دے گا لیکن سانپ اس کو کچھ نہیں کہے گا۔ تب بنی افرائیم (یوسف بن یعقوب کے دوسرے بیٹے کی اولاد) میں حسد نہ رہے گا اور بنی یہوادہ کے دشمن ختم کر دیئے جائیں گے۔ بنی افرائیم بنی یہوادہ پر حسد نہ کریں گے اور یہوادہ بنی افرائیم سے بغض نہ رکھیں گے[18]۔ اسی طرح یرمیاہ chapter 33 میں موجود ہے اور میں یہوداہ اور اِسرآئیل کو غلامی سے واپس لاوٴں گا اور اُنکو پہلے کی طرح عروج دوں گا[19]۔ ان ہی ایام میں اور اسی وقت میں داوٴد کی نسل سے ایک شخص پیدا ہو گا اور وہ ملک میں عدالت وصداقت سے کام کرے گا۔ اُن دِنوں میں یہوداہ فلاح پائیگا اور یروشلیم سلامتی میں ہو گا اور خداوند ہماری صداقت اُسکا نام ہو گا[20]۔ کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے

ہے کہ اِسرآئیل کے گھرانے کے تخت پر بیٹھنے کے لئے داؤد کو کبھی آدمی کی کمی نہ ہو گی۔ جیسے اجرام فلک بے شمار ہیں اور سمندر کی ریت بے حساب ہے ویسے ہی میں اپنے بندہ داؤدؑ کی نسل کو اور لاویوں کو جو میری اطاعت کرتے ہیں فراوانی عطاء کروں گا[21] یسعیاہ chapter2 میں ہے کہ اور قوموں کے درمیان عدالت کریگا اور بہت سی اُمتوں کو ڈانٹے گا اور وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں (ہل) بنالیں گے اوران کے نیزے شاخ تراش میں بدل جائیں گے اور قوم قوم پر تلوار نہ چلائے گی اور وہ پھر کبھی جنگ کرنا نہ سیکھیں گے[22]۔ یہود کے مطابق آخری مسیحا تمام قوموں کے ساتھ انصاف والا معاملہ کرے گا اور بہت سی امتوں کو ڈانٹ کر اپنے ساتھ ملالے گا اور جنگی ہتھیاروں کو ختم کر دے گا یعنی تلواروں کو پھالوں میں بدل دے گا (پھالوں سے مراد زراعت میں استعمال ہونے والے حل) یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ لوگ جنگ وجدل سے بے نیاز ہو کر سکون کی زندگی گزاریں گے ان کو نہ جنگی سازوسامان کی ضرورت ہو گی اور ان ہی جنگ کے مقاصد کارفرماں ہوں گے۔ کتاب گنتی chapter 24 میں ہے کہ میں اسے دیکھوں گا تو سہی پر ابھی نہیں وہ مجھے نظر آئے گا پر نزدیک سے نہیں یعقوب میں سے ایک ستارہ نکلے گا اور اسرائیل میں سے ایک عصا اٹھے گا اور موآب (جورڈن کا ایک علاقہ ہے) کی نواحی کو مار مار کر صاف کرے گا اور سب ہنگامہ کرنے والوں کو ہلاک کرے ڈالیگا موآب جورڈن کا ایک علاقہ ہے وہاں سے فتنہ وفساد کو ختم کرکے امن وسکون کی ابتداء کی جائے گی۔ ایدوم فتح کرلیا جائے گا اور سعیر کو بھی جو اس کے دشمن ہیں لیکن اسرائیل مضبوط ہو گا۔ بحیرہ احمر اور خلیج عقبہ کا درمیانی علاقہ ایڈوم کہلاتا ہے اور وہاں کا پہاڑی سلسلہ سعیر کے نام سے موسوم ہے آخری مسیحا اس کو فتح کرکے اسرائیلی سلطنت کو تقویت دے گا۔ اور یعقوب ہی کی نسل سے وہ فرمانروا اٹھے گا جو شہر کے باقی ماندہ لوگوں کو تباہ کرڈالے گا[23]۔ آخری مسیحا کا حضرت یعقوبؑ کی نسل سے آئے گا اور شہروں سے فتنہ وفساد کو ختم کرتے ہوئے ایسے لوگوں کا بھی خاتمہ کرے گا جو اس معاملہ میں ملوث ہوں گے[24]۔

یسعیاہ chapter 45 میں مذکور ہے کہ افواج کا ربّ فرماتا ہے میں نے اسکو صداقت میں پروان چڑھایا ہے اور میں اسکی تمام راہوں کو ہموار کر دوں گا وہ دوبارہ میرے شہر کا آباد کرے گا اور میرے اسیروں کو بغیر قیمت اور عوض کے آزاد کروائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ مصر کی دولت اور کوش کی تجارت اور سبا کے قدو قامت والے لوگ تیرے پاس حاضر ہوں گے اور تیرے وہ تیری اتباع کریں گے وہ بیڑیاں پہنے ہوئے اپنا ملک چھوڑ کر آئیں گے اور تیرے حضور سجدہ کریں گے۔ وہ تیری التجاء کریں گے اور کہیں گے یقیناً خدا تجھ میں ہے اور کوئی دوسرا نہیں اور اسکے سوا کوئی خدا نہیں[25]۔ بُت خانے والے سب کے سب شرمندگی میں ہوں گے، لیکن خداوند اسرائیل کو بچا کر ابدی نجات بخشے گا تم کبھی بھی شرمندہ اور حقیر نہ ہو گے[26]۔

اسلام اور یہودیت کی بنیادی کتب کے مطالعہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ دونوں مذاہب کے لوگ کسی مسیحا کے منتظر ہیں دونوں مذاہب میں مذکور مسیحا کے اوصاف اور حالات کافی حد تک ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں کے ہاں آخری مسیحا کا ظہور اس وقت ہو گا جب دنیا میں ہر طرف ظلم وجبر، مصائب وآلام اور تکالیف کا دور دورہ ہو گا۔ اسی طرح یہود کا بھی اپنے مسیحا کے بارے میں یہی تصور ہے کہ وہ اندھیروں کے بیچ سے ان کے لیے روشنی ثابت ہو گا اور ان پر ہونے والے مظالم سے ان کو نجات دلائے گا۔

اسلام اور یہود میں مسیحا کے مشترکات:

Islamic Perspective اسلامی نظریہ	Jew Perspective یہودی نظریہ
مسیحا کا نزول اللہ کی طرف سے ہو گا	نجات دہندہ خداوند کی خصوصی عنایت ہو گا

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

ہر طرح کی خرابی کا خاتمہ فرمائے گا	تمام برائیوں کو جڑ سے ختم کرے گا
انصاف کرے گا	انصاف کے ساتھ مسکینوں کو ان کا حق دے گا
عدل سے اس زمین کو بھر دے گا	زمین میں عدل کرے گا
اللہ سے ڈرے گا	خداوند کا خوف اس پر طاری ہو گا
زمین پر بطور خلیفہ حکمرانی کرے گا	زمین پر بطور بادشاہ کے رہے گا
اللہ کی خدائی سے واقف ہو گا	اس کو خداوند کی معرفت ہو گی
جس کافر کو ان کی خوشبو گی یا جہاں تک اس کی نظر جائے گی کوئی کافر زندہ نہیں رہے گا	اپنے ہونٹوں کے دم سے شریروں کو تباہ کر دے گا
بکری بھیڑیا کے ساتھ چرے گی	اس کے زمانہ میں بھیڑیا، بھیڑ کے ساتھ رہے گا
بھیڑیا بکری کو نقصان نہیں دے گا	چیتا بکری کے بچے کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے گا
شیر اور گائے ایک ساتھ چریں گی	شیر اور بچھڑا مل جل کر رہیں گے
شیر اور گائے ایک ساتھ چریں گی	شیر بھینس کی طرح بھوسا کھائے گا
بچہ سانپ سے کھیلے گا لیکن سانپ اس کو نقصان نہیں دے گا	شیر خوار بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا اور سانپ اس کو نقصان نا دے گا
اس زمانہ میں حسد نہ ہو گا	بنو افرائیم، بنو یہوداہ سے حسد نہ کریں گے
بغض ختم ہو جائے گا	بنو یہوداہ، بنو افرائیم سے بغض نہ رکھیں گے
مسلمانوں کو آزادی مل جائے گی	بنو یہوداہ اور اسرائیل کو غلامی سے نجات دلائے گا
لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائے گا لیکن کوئی قبول نہ کریں گے	مسیحا کے دور میں خداوند بنو داؤد اور لاویوں کو بے پناہ دولت سے نوازے گا
ہتھیاروں کو توڑ ڈالیں گے	اس کے زمانہ میں تلواریں ختم ہو جائیں گی اور لوگ جنگ نہ سیکھیں گے
جنگیں ختم ہو جائیں گی	ان میں پھر کبھی لڑائی نہ ہو گی
سچے مسلمان ان کا ساتھ دیں گے	لوگ اپنے علاقوں کو چھوڑ کر ان کے پاس آ جائیں گے
اللہ کی مدد و نصرت ان کے ساتھ ہو گی	اللہ اس کے لیے راستوں کو ہموار کرے گا
اللہ کے دین کو غالب کرے گا	بت خانے والے شرمندہ و نامراد ہوں گے
صرف ان کا ساتھ دینے والے فلاح پائیں گے	خداوند اسرائیل کو بچا کر ابدی زندگی دے گا

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

خلاصہ بحث :

اسلام اور یہود کی معتبر ترین کتب سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مسیح آخر الزمان کا تصور دونوں مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ دونوں ہی اپنے اپنے مسیحا کے منتظر ہیں۔ اگر دونوں مذاہب کے مسیحا کے اوصاف اور حالات و واقعات دیکھے جائیں تو محسوس ہوتا ہے کہ دونوں مذاہب والے ایک ہی مسیحا کے منتظر ہیں لیکن دونوں کا یہ تصور ہے کہ آنے والا مسیحا ان کے مذہب پر ہوگا اور انہیں کا مذہب پوری دنیا پر غالب آئے گا۔

1:سورة الملک:1

2:سورة آل عمران: 49

3: سورة المائدة :6

4: سوره النساء :157

5:سورة النساء : 18

6:سورة النساء : 159

7:ترمذی، ابو عیسیٰ ، محمد بن عیسیٰ ،سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریمؑ، حدیث نمبر 2233

8:ابن ماجه، محمد بن یزید ، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج ماجوج، حدیث نمبر 4078

9:طبرانی ، ابوالقاسم سلیمان بن احمد ، المعجم الصغیر للطبرانی، کتاب صفة القیامة،حدیث نمبر755

10:القشیری ، مسلم بن حجاج، صحیح المسلم، کتاب الایمان ، باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ حاکمابشریعة نبینا محمد ﷺ،حدیث نمبر 391

11:المعجم الصغیر للطبرانی :حدیث: 836

12:صحیح البخاری،حدیث : 2476

13:صحیح مسلم، حدیث389

14:صحیح البخاری، حدیث 2222

15:سلیمان بن اشعث ،سنن ابی داؤد ، کتاب الملاحم ، باب خروج الدجال ،حدیث نمبر4324

16:یرمیاة، سورة 23، آیت 05

17:یسعیاة، باب 60، آیت 18

18:یسعیاة ، باب 23، آیت 1-13

[19] : یرمیاه، باب 33، آیت7

20:یرمیاة ، باب 33، آیت 15-17

21 : یرمیاة ، باب 33، آیت 22

22 : یسعیاة، باب 2، آیت 2-4

23:الاعداد ، باب 24، آیت 17- 20

24 : ایضا ، باب 24، آیت 4

25 : یسعیاة ، باب 45، آیت 13 - 14

26 : یسعیاة ، باب 45، آیت 16-17